

81

۱۶



سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی



مباحثات

دوشنبہ - ۹ جون ۱۹۷۵ء

صفحہ	موضوعات	نمبر شمارہ
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳۴	اسمبلی کے اجلاس کیلئے صدر نشینوں کا تقرر	۳
۳۵	ارکان اسمبلی کی رخصت فی درخواستیں	۴
۳۷	اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ برائے سال ۷۵ - ۱۹۷۴ء کا پیش کیا جانا۔	۵

شمارہ اول



جلد یازدہم

مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

- ۱۔ میر چاکر خان ڈومکی
- ۲۔ سردار غوث بخش خان ریسائی
- ۳۔ جام میر غلام قادر خان
- ۳۔ مٹر محمود خان اچکزئی
- ۵۔ سردار محمد انور جان کھتران
- ۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
- ۷۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
- ۸۔ میر قادر بخش بلوچ
- ۹۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
- ۱۰۔ مولوی صالح محمد
- ۱۱۔ میر شاہنواز خان شاہ پلانی
- ۱۲۔ میر شیر علی خان نوشیروانی
- ۱۳۔ نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بچہ اجلاس

بروز دو شنبہ مورخہ ۹ جون ۱۹۷۵ء

زیر صدارت سردار محمد خان باروزی اسپیکر

صبح ۱ بجکر ۳۰ منٹ پر شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری محمد یحییٰ کارک

اعْوِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - لَسْمِي اللّٰهُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
 اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ مَا اَنْتَ لَنَا مِنَ الْبَيْتِ وَالْهَدْيِ مِنْهُ بَعْدِمَا
 بَيْتُهُ لِلنَّاسِ فِي السَّبَا وَالنَّكْبِ يَلْعَنُوْنَ اللّٰهَ وَيَلْعَنُوْنَ الْعَرَبِ
 اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنَّوْا اِلَيْكَ التَّوْبَةَ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ
 الرَّحِيْمُ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَالَتْ قُلُوْبُهُمْ كُفْرًا وَاُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
 وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ - سورة بقرہ - رکو ۱۸ پارہ ۲ آیت ۵۹ تا ۱۶۱

ترجمہ :- جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں۔ درآنحالیکہ ہم انھیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تم ان لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اللہ جو اس روش سے باز آجائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کریں۔ اور جو کچھ چھپتے تھے اسے بیان کرنے لگیں۔ انکو میں معاف کر دوں گا۔ اور میں بڑا درگزر کرنے والا رم کرنے والا ہوں۔ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کر لیا اور کفر کی حالت ہی میں جان دی۔ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

(وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ)

وقفہ سوالات

میسٹر اسپیکر۔ اب سوالات ہوں گے مسٹر محمود خان اسپیکر

۸۰۱۔ مسٹر محمود خان اسپیکر۔ کیا وزیر اطلاعات مہربانی کر کے مندرجہ ذیل امور کی وضاحت فرمائیں گے۔

۱۔ اشتہارات کی مد میں ۴۳-۱۹۷۳ء میں مقامی پریس یعنی بلوچستان پریس اور غیر مقامی یعنی ملک کے دیگر صوبہ جات کے پریس کے لئے کتنی رقم مخصوص کی گئی تھی؟ اور ۱۹۷۵ء کے تین مہینوں میں مذکورہ مد میں کتنی رقم پریس کو دی گئی ہے؟

۲۔ مذکورہ مد میں دی گئی اس رقم میں سے مقامی پریس کے حصے میں کتنی رقم آئی اور غیر مقامی پریس کے حصے میں کتنی؟

۳۔ کیا دوسرے صوبوں کے اشتہارات مقامی پریس کو دیئے جاتے ہیں؟ اگر ہاں تو یہ رقم کتنی ہے؟ اگر نہیں تو صوبے کے اشتہارات باہر کے پریس میں کیوں جلتے ہیں؟

۴۔ گزشتہ دو سالوں میں اور سال روان کے تین مہینوں میں پریس کو دی گئی رقم میں سے روزنامہ جنگ اور روزنامہ مشرق کی ذیلی اشاعت یعنی روزنامہ جنگ کوٹہ اور روزنامہ مشرق کوٹہ کو کتنی رقم اور دوسرے روزناموں یعنی زمانہ، اعتماد، نعرہ حق، میزان اور قاصد کو علیحدہ علیحدہ کتنی رقم ملی ہے؟

۵۔ بلوچستان میں ہفت روزہ اور پندرہ روزہ اخبار کتنے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

۶۔ ان ہفت روزہ اور پندرہ روزہ اخبارات کو زیر بحث مدت کے دوران میں تقسیم ہو چکی رقم میں سے کتنی کتنی رقم ملی ہے؟

۷۔ ان روزناموں، ہفت روزوں اور پندرہ روزوں میں سے کس کس اخبار نے

(ا) غیر ملکی غلامی کے خلاف قلمی جہاد کیا؟ اور

(ب) ون یونٹ کی مخالفت کی ہے، جس کے نتیجے میں یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے؟

- ۱- کیا موجودہ کابینہ کے نزدیک کسی ایسے اخبار کی قدر و منزلت ہے، جس نے اپنے مشن کے ضمن میں قربانیاں دی ہیں؟ اگر ہاں تو اس کا خارجی ثبوت کیا ہے؟
- ۹- کیا یہ صحیح ہے کہ صوبائی حکومت نے اشتہارات کے نرخ میں ۲۵ فیصد اضافہ کا جو اعلان کیا تھا، اس کا قابل ذکر فائدہ صرف دو چار مقامی روزناموں کو ملا ہے، اگر ہاں تو کیا؟
- دو، اس میں متعلقہ افسر کے ذاتی مفادات کا فرما ہیں؟ اور اگر نہیں تو
- دبستان اخبارات کے نام لئے جائیں جن کو صوبائی خزانے پر اس خواہ مخواہ کے بوجھ سے فائدہ پہنچا ہے؟
- ۱۰- کیا ان اخبارات میں سے کسی اخبار نے صوبے کے درپیش مسائل میں صوبائی حکومت کی رہنمائی فرلوٹ اور پریس بیانات کو چھاپنے کی شکل میں نہیں کی ہے۔ اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟ اور ان کی قدر افزائی ہوئی ہے؟ اگر ہوئی ہے تو اس کی صورت کیا تھی؟

وزیر اعلیٰ - (جام میر غلام قادر خان)

- ۱- ڈائریکٹریٹ ہذا کو مالی سال ۱۹۷۳-۷۴ کے دوران اشتہارات کی ذیلی مد میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔ اس مقصد کے لئے ہر شہری ادارہ / ایجنسی کو بلا واسطہ ان کے اپنے بجٹ میں محکمہ مالیات کی جانب سے رقم مختص کی گئی ہے۔ یکم جولائی ۱۹۷۵ء سے ۱۹ مارچ ۱۹۷۵ء تک کی پہلی سرمایہ میں مختلف اخبارات کو دی جانے والی رقم حسب ذیل ہے۔

رقم	مقامی اخبارات
۱,۶۱۵,۰۳	۱- روزنامہ مشرق کوٹھڑ
۳۶,۴۶۱,۰۰۰	۲- روزنامہ جنگ
۱,۵۹۸,۰۰۰	۳- روزنامہ نعرہ حق
۱,۰۱۰,۰۰۰	۴- روزنامہ اعتماد
۳,۰۰۰,۰۰۰	۵- روزنامہ میزان
۲,۰۰۰,۰۰۰	۶- روزنامہ قاصد
۳,۰۰۰,۰۰۰	۷- روزنامہ زمانہ

- | | | |
|------|----------|----------------------------|
| روپے | ۱۰۸۱۹۶۶۷ | ۸- ہفت روزہ سبز سیرا کوئٹہ |
| // | ۲۰۳۶۳۶۳۲ | ۹- ہفت روزہ تنظیم |
| // | ۶۰۸۸۹۶۳۳ | ۱۰- ہفت روزہ کوئٹہ ٹائمز |
| // | ۲۰۲۴۵۶۳۸ | ۱۱- ہفت روزہ پیاد |
| // | ۱۰۳۱۳۶۷۲ | ۱۲- ہفت روزہ ساربان ستونگ |
| // | ۱۰۳۶۷۷۸۲ | ۱۳- ہفت روزہ آفاق کوئٹہ |
| // | ۲۰۹۸۷۶۲۸ | ۱۴- ہفت روزہ پکار |
| // | ۲۹۸۷۱۲ | ۱۵- ہفت روزہ کہسار |
| // | ۸۸۲۶۵۰ | ۱۶- ہفت روزہ ظفر اسلام |
| // | ۱۰۱۰۲۶۳۳ | ۱۷- ہفت روزہ برہنہ نون |
| // | ۹۳۶۶۰۰ | ۱۸- ہفت روزہ مسلم ستونگ |
| // | ۶۷۵۶۵۸ | ۱۹- ہفت روزہ تیرہ چیلان |
| // | ۲۰۵۳۸۶۳۰ | ۲۰- ہفت روزہ ایلم |
| // | ۹۳۶۶۲۰ | ۲۱- ہفت روزہ برہنہ نون |
| // | ۱۳۵۶۳۰ | ۲۲- ہفت روزہ نوائے بھوجپان |
| // | ۱۰۷۰۶۷۵ | ۲۳- ہفت روزہ پاسبان |

قومی اخبارات

- | | | |
|----|-----------|---------------------------------|
| // | ۳۰۵۲۵۶۰۰ | ۲۴- روزنامہ جنگ کراچی |
| // | ۳۰۳۰۷۶۰۰ | ۲۵- روزنامہ شرق |
| // | ۲۱۰۷۷۸۶۰۰ | ۲۶- روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور |
| // | ۳۵۰۲۹۰۶۰۹ | ۲۷- روزنامہ ڈان کراچی |
| // | ۳۰۷۱۸۶۵۳ | ۲۸- روزنامہ پاک ٹائمز راولپنڈی |

۵۵، ۳۱، ۱ روپے

۲۹۔ روزنامہ آفتاب حیدرآباد

۸۰، ۱۹ روپے

۳۰۔ ہفت روزہ چنگاری لاہور

نوٹس:- مختلف اخبارات میں فرق کی وجہ سے دروازے واجب الادا قوم کی

لیے باقی ہے۔

۲۶، ۱۳، ۲۲، ۲ روپے

۳۱۔ مقامی اخبارات کو جاری کئے گئے اشتہارات =

۹۸، ۶۹، ۳۶، ۴۰، ۱ روپے

۳۲۔ قومی اخبارات کو جاری کئے گئے اشتہارات =

(دیکھ جنوری ۱۹۷۵ء تا ۱۹ مارچ ۱۹۷۵ء)

۳۳۔ وفاقی حکومت کے فیصلوں کے مطابق دوسرے صوبوں کے اشتہارات بلوچستان کے اخبارات کو

بھی دیئے جاتے ہیں۔ جہاں تک رقم کی تعیین کا سوال ہے، اس سلسلے میں صوبائی حکومت کا باہر

لئے والے اشتہارات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس طرح بلوچستان کے سرکاری اشتہارات

بھی دوسرے صوبوں کے اخبارات میں چھپتے ہیں تاکہ ملک میں ان کی مناسب تشہیر ہو سکے۔

۳۴۔ گذشتہ دو سال اور سال رواں کے تین ماہ کے دوران مذکورہ اخبارات کو مندرجہ ذیل

رقوم دی گئیں۔

۹۵۹۶۱/- روپے

۱۔ جنگ کوئٹہ

۹۲۳۹۱/۹۲

۲۔ شرق

۴۳۰۰۰/۶۰

۳۔ زمانہ

۲۸۳۵۷/۶۰

۴۔ نعرہ حق

۳۸۴۶۲/۹۰

۵۔ اعتماد

۱۱۳۰۸/۱۰

۶۔ میزان

۱۲۹۴۷/۳۰

۷۔ قاصد

۴+۵۔ بلوچستان میں ہفت روزہ اور پندرہ روزہ اخبارات کے نام اور ان کو زیر بحث

مدت کے دوران تقسیم شدہ رقم مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اخبار	ہفت روزہ / پندرہ روزہ	رقم
۱-	کوئٹہ ٹائمز کوئٹہ	"	۶۱۱۹-۲۳
۲-	پکار	"	۲۹۸۷-۲۸
۳-	تعمیر بلوچستان مستونگ	"	۶۷۵-۵۸
۴-	تنظیم کوئٹہ	"	۲۳۶۲-۳۲
۵-	رہبر بلوچان	"	۱۱۰۲-۲۳
۶-	ہمیواد	"	۲۲۲۵-۳۸
۷-	کوہسار	"	۲۹۸-۱۲
۸-	ایلم مستونگ	"	۲۵۶۸-۲۰
۹-	ساربان	"	۱۳۱۲-۷۲
۱۰-	مسلم	"	۹۳۶-۰۰
۱۱-	ظفر اسلام کوئٹہ	"	۸۸۲-۵۰
۱۲-	اتفاق	"	۱۳۶۷-۸۲
۱۳-	سبز سویرا	"	۱۸۱۹-۶۷
۱۴-	برشنا	"	۹۳۶-۲۰
۱۵-	ندائے بلوچستان	"	۱۳۵-۳۰
۱۶-	پاسمان	"	۱۰۶۰-۶۵
۱۷-	کاروان	"	-

۷- بلوچستان سے نکلنے والے کسی اخبار نے کوئی قابل ذکر قلمی جہاد نہیں کیا، جہاں تک ون یونٹ کا تعلق ہے، اس کے ٹوڑنے کے حق میں بھی کوئی ایسا اخبار نہیں جس کا خاص طور پر ذکر کیا جائے۔ یوں بلوچستان سے نکلنے والے اخبارات نے ملک کے دوسرے حصوں سے شائع ہونے والے اخبارات کی تعداد بھر تقلید ضرور کی۔

۸- بلوچستان مدلیوں سے پیمانہ رہا ہے اور یہاں صحافت کو صحت مند خطوط پر فروغ حاصل نہیں ہوا،

جو ہونا چاہیے تھا۔ خاص طرز پر ماضی کی حکومتوں نے صحافیوں کو ان کی جائز مراعات سے محروم رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، اور یہی وجہ ہے کہ کوئی اخبار کسی شین کو سامنے رکھ کر شائع نہ ہو سکا۔ جہاں تک کاہنہ کے نزدیک قدر و منزلت کا تعلق ہے، حکومت اخبارات اور صحافیوں کا یکساں طور پر انتہائی احترام کرتی ہے، کیونکہ اخبارات ہی عوام کے ترجمان ہوتے ہیں، اور صحافی کسی قوم کا کردار بنانے میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔

۹۔ حکومت کی جانب سے اشتہارات کے نرخوں میں ۲۰ فیصد اضافے کا اعلان کیا گیا تھا، اسکا فائدہ صرف دو چار روز ناموں کو حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ فیصلہ تمام اخبارات کے لئے ہے، خواہ وہ روز نامہ ہو، ہفت روزہ یا پندرہ روزہ اسکا مقصد موجودہ حالات میں اشاعت کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے نمٹنا تھا، اور اس کا فائدہ تمام اخبارات کو کیا ہوا ہے۔ چونکہ ۲۰ فیصد اضافہ اخبارات کے اس وقت کے مقررہ نرخوں پر ہوا ہے، اسلئے یہ کہنا درست نہیں کہ اس سے صرف چند روز ناموں کا بھلا ہوا ہے۔ یہ اضافہ موہائی خزانے پر خواہ مخواہ کا بوجھ ہرگز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ صحافی بھی آج کل کے زمانے کے انسان ہیں اور دنیا بھر میں جڑھی ہوئی مہنگائی کا اثر ان پر بھی ہونا لازمی ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے یہ اضافہ تمام اخبارات کیلئے ہے اسلئے اس میں کسی آفسیہ کا ذاتی مفاد وابستہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک اخبارات کے ناموں کا تعلق ہے، ۲۰ فیصد اضافے کا فائدہ ہر اس اخبار کو ہوا ہے، جو اشتہارات کے لئے وفاقی حکومت کی مرتب کردہ میڈیا لسٹ پر موجود ہے۔

۱۰۔ صوبے کو درپیش مسائل کے حل کے سلسلے میں بلوچستان کے تمام اخبارات وقتاً فوقتاً حکومت کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں اور ان کی جائز تنقید کا ہمیشہ خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں یہاں شائع ہونے والے تمام روز ناموں اور صرف دو ایک کو چھوڑ کر (چونکہ کام صرف کیچڑ اچالنا ہے) تمام ہفت روزہ اور پندرہ روزہ اخبارات صوبے کے حالات پر تجزیہ پیش کرتے رہتے ہیں، جن کا احترام کیا جاتا ہے، جہاں تک قدر افزائی کا تعلق ہے، حکومت یہاں صحت مند صحافت کے فروغ کیلئے ہر ممکن اقدام کر رہی ہے، اور قانونی

داڑھے میں رہ کر ان کی ہر طرح اعانت کرتی ہے،

مہر محمد خان اسپکنی - (ضمنی سوال) جناب! بعض اخبارات کو اکثر ہزار روپے سے زیادہ کی رقم دی گئی ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ فرق کیوں ہے؟

وزیر اعلیٰ - ہر اخبار کی ذمیت الگ ہوتی ہے۔ یعنی بعض اخباروں کی اشاعت زیادہ ہوتی ہے اور وہ بڑے اخبار ہوتے ہیں۔ لہذا اسی نسبت سے انہیں اشتہارات ملا کرتے ہیں۔

مہر محمد خان اسپکنی - (ضمنی سوال) میرے سوال کے جز، کے جواب میں جا صاحب نے فرمایا ہے کہ۔ ”بلوچستان سے نکلنے والے کسی اخبار نے کوئی قابل ذکر قلمی جہاد نہیں کیا۔ جہاں تک وِن یونٹ کا تعلق ہے اسکے توڑنے کے حق میں بھی کوئی ایسا اخبار نہیں جسکا خاص طور پر ذکر کیا جائے۔“ کیا وہ اسکی تفسیح کریں گے؟

وزیر اعلیٰ - میں نے اس سلسلہ میں معزز ممبر سے کہا تھا کہ میں اس سوال کے جواب کے صحیح کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن معزز ممبر نے فرمایا کہ جس طرح جو اب لکھا گیا ہے میں اسی طرح انکو سناؤں۔ جہاں تک مجھے علم ہے میرے خیال میں ہمارے بلوچستان کے ایسے اخبار تھے جنہوں نے غیر ملکی غلامی کے خلاف قلمی جہاد کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بلوچستان میں بھی ایسے صحافی رہے ہیں جنہوں نے انگریزوں کے خلاف قلمی جہاد کیا ہے۔

مہر محمد خان اسپکنی - کیا ان کی لسٹ اسمبلی کو مہیا کر دیا جائیگی؟

وزیر اعلیٰ - اسکے لئے مجھے نیا نوٹس چاہیے۔

مہر محمد خان اسپکنی - میرے سوال کے جز ۸ کا جواب ہے کہ۔

” بلوچستان صدیوں سے پسماندہ صوبہ رہا ہے۔ اور یہاں صحافت کو صحت مند خطوط پر فروغ حاصل نہیں ہوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ خاص طور پر ماضی کی حکومتوں نے صحافیوں کو آنکلی جائزہ مراعات سے محروم رکھنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور یہی وجہ ہے کہ کوئی اخبار کسی مشن کو سامنے دکھرتا ہے نہ ہو سکا۔“

شاید جی ا صاحب کو علم نہیں کہ ۱۹۳۰ء میں یہاں سے ایک اخبار استقلال شائع ہوتا تھا۔ کیا وہ اسکی تصحیح کریں گے۔

وزیر اعلیٰ۔ مجھے اس سلسلہ میں علم نہیں ہے۔ بہر حال اس کے لئے مجھے نیا نوٹس چاہیئے۔

مسٹر محمود خان اسپرینی۔ میرے سوال کے جزو ۹ کے جواب میں جی ا صاحب نے کہا ہے کہ

” حکومت کی جانب سے اشتہارات کے نرخوں میں ۲۰ فیصد اضافے کا جو اعلان کیا گیا ہے اس کا فائدہ دو چار روز ناموں کو ہی نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ فیصلہ تمام اخبارات کے لئے ہے۔ تو کیا۔ اگر ایک اخبار کو ۳۹ ہزار روپے کی رقم ملی ہے اور دوسرے اخبار کو صرف ۴۱۹ روپے دیئے گئے ہیں۔ تو کیا اس کو کہ جسے ۴۱۹ روپے دیئے گئے ہیں کے اخراجات نہیں ہیں؟ آخر انہوں نے بھی تو اپنی گزراوقات کرنا ہوتی ہے؟

وزیر اعلیٰ۔ پیلے بھی معزز ممبر کے سوال کے جواب میں میں نے کہا ہوا ہے کہ جہاں تک ۲۰ فیصد اضافے کا تعلق ہے۔ جن اخبارات کو اشتہارات ملتے ہیں۔ انکو اشتہار کی رقم اشاعت کے تناسب سے ملا کرتی ہے۔ مگر اضافہ سب کے لئے برابر ہوتا ہے۔ کیوں کہ ہر اخبار کی علیحدہ نوعیت ہوتی ہے اور اسکے مطابق اور اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے فائدہ ملتا ہے۔

مسٹر محمود خان اسپرینی۔ کیا جی ا صاحب پر محمود خان کے جواب میں کوئی مثبت پیش کر سکیں گے

جیسا کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ صوبے کو درپیش مسائل کے حل کے سلسلے میں بلوچستان کے تمام اخبارات وقتاً فوقتاً حکومت کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں اور ان کی جائز تنقید کا ہمیشہ غیر مقدم کیا جاتا ہے۔

مٹسرا سپیکر۔ ثبوت؟ کس چیز کا پیش ہوگا؟ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے تو اس سلسلے میں آپ تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں۔

مٹسرا محمود خان اسپیکر۔ کم از کم میں اسکا ثبوت پیش کر سکتا ہوں کہ یہاں کے ہفت روزہ اخباروں نے بلوچستان کے ہونے والے حالات پر کچھ نہیں کہا بالکل خاموش رہے اور سارا کچھ کمبوڈیا اور ویت نام پر لکھتے رہے۔

وزیر اعلیٰ۔ جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے تو جناب! صحافت آزاد ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ حکومت کسی اخبار کو مجبور کرے کہ وہ اسکی مرضی پر چلیں۔

مٹسرا سپیکر۔ اگلا سوال۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی۔

نمبر ۸۲۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ۱۲ جون ۱۹۶۸ء سے ۱۵ مئی ۱۹۶۵ء تک عام قانون کے تحت نصیر آباد سب ڈویژن میں قتل اور (سرقہ اور لٹائیوں کے علاوہ) دیگر جرائم کے کل کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات میں کتنے مجرم گرفتار ہوئے؟

(ب) جزو (الف) میں مذکورہ مقدمات میں سے کتنے مقدموں کا فیصلہ ہو گیا ہے، اور کتنے اب تک زیر سماعت ہیں؟

(ج) جن مقدمات کا فیصلہ ہوا ہے ان میں مجرموں کو کیا سزا دی گئی ہے؟

(د) جو مقدمات اب تک زیر سماعت ہیں ان مقدموں میں کتنے ملزم زیر حراست ہیں اور کتنے ضمانت پر

رہا ہیں، ان میں سے قتل کے مقدمات میں مفرد ملازموں کے نام کیا ہیں۔ اور وہ کب سے مفرد ہیں۔

وزیر اعلیٰ

- الف) کل ۱۵۹۶ مقدمات فیروز آباد سب ڈویژن میں درج ہوئے اور ۱۶۰۹ ملازمان گرفتار ہوئے۔
 ب) ۱۲۷۰ مقدمات کے فیصلے ہوئے اور ۳۲۶ مقدمات زیر سماعت ہیں۔
 ج) فیصلہ شدہ مقدمات میں مجرموں کو جرمانے کی سزا میں دی گئیں۔
 د) زیر سماعت مقدمات میں ۵۷ ملازمان زیر حراست ہیں اور ۳۷۸ ملازمان ضمانت حافریا ہستی پر رہا ہیں۔ قتل کے مقدمات میں مفرد ملازمان کے نام اور جب سے وہ مفرد ہیں مندرجہ ذیل گوشوارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

گوشوارہ فہرست اشتہاری مجرمان

نمبر شمار	جرم	تاریخ	نما اولدیت
۱	۳۰۲	۲۸-۵-۷۰	دوست محمد ولد نور محمد وحدانی جمالی
۲	۱۱	۱۹-۱۲-۶۹	قادر بخش عرف قادی ولد حسین بخش کھوسہ
۳	۱۱	۲۹-۱۲-۷۰	پیر جان ولد مسہراب عمر انصاکن تمبو۔
۳	۱۱	۱۱	لیمہ ولد فیض محمد عمرانی سٹاکن تمبو۔
۵	۱۱	۲۷-۱-۷۲	اللہ وسایا ولد نامعلوم
۶	۱۱	۲۹-۲-۷۲	ساتھی ولد بیوران ذات دشتی سکھ عبدالغنی جگرانی
۷	۱۱	۱۱	گل محمد ولد محمد بخش
۸	۱۱	۱۱	جنگل ولد بیوران
۹	۱۱	۲۹-۷-۷۲	دلی محمد ولد نامعلوم ذات کھوسہ

۳	۲	۲	۱
سائول ولد امام بخش سکنہ علی آباد	۸-۱-۷۲	۳۰۲	۱۰
محمد مراد ولد جہاں دشتی	۱۸-۶-۷۲	„	۱۱
در محمد ولد نامعلوم ذات نامعلوم	۱۳-۱۲-۷۲	„	۱۲
نذیر ولد محمد پناہ ذات کھوسہ سکنہ ڈرگی	۱۱-۱۰-۷۲	„	۱۳
رفیق ولد محمد پناہ	۱۱-۱۰-۷۲	„	۱۴
محمد یاشم ولد محمد عالم ذات جمالی	۱۱-۷-۷۲	„	۱۵
غلام حسین ولد رسول بخش سکنہ علی آباد	„	„	۱۶
نذیر ولد غوث بخش سکنہ علی آباد	۱۰-۹-۷۲	„	۱۷
دینا ولد ملک ذات زند سکنہ علی آباد	۱۰-۹-۷۲	„	۱۸
شاہنواز ولد عبداللہ عمرانی	۲۰-۱۰-۷۲	„	۱۹
نذیر محمد ولد گل محمد ذات عمرانی	„	„	۲۰
گاجی ولد ساجل ذات کھوسہ	„	„	۲۱
پیارا ولد بہرام ساکن نواب شاہ	۱۲-۹-۷۲	„	۲۲
غوث بخش ولد پیارا	„	„	۲۳
پریا ولد ملو ذات صدیقی ساکن گھوٹ حاجی محمد مراد	۱۵-۱۲-۷۲	„	۲۴
„ „ „ ساکن صدیقی	„	„	۲۵
اکبر ولد نذیر دین	„	„	۲۶
علی حسن ولد نذیر دین ذات درانی	۱۵-„-۷۲	„	۲۷
صدورا ولد محمد بخش ذات دایا سکنہ علی آباد	۱۳-„-۷۲	„	۲۸
پہچان ولد عظیم	„	„	۲۹
محمد یاشم ولد سازنگ ذات چانڈیا	۱۵-۱۲-۷۲	„	۳۰
محمد حسن ولد سازنگ	„	„	۳۱

۱	۲	۳	۴
۳۲	۳۰۲	۱۹-۵-۶۳	علی شیر ولد حاجی ذات دشتی
۳۳	"	"	سونا ولد "
۳۳	"	۱۵-۵-۶۲	حاجی ولد علی شیر ذات دشتی
۳۵	"	۵-۱۱-۶۲	مختار ولد غلام رسول ذات چانڈیہ
۳۶	"	۵-۱۱-۶۳	حسین بخش ولد غلام رسول ذات چانڈیہ
۳۷	"	"	غوثو ولد سائیداد "
۳۸	"	"	نواب ولد اللہ ڈانا "
۳۹	"	"	لعل بخش ولد غیر بخش
۴۰	"	۲۷-۲-۶۲	عبدالغنی عرف گهنور ولد حضور بخش
۴۱	"	۵-۱-۶۳	پیرل ولد خان محمد
۴۲	"	"	کرم علی ولد زنا معلوم عمرانی ساکن پیل آباد
۴۳	"	۷-۲-۶۲	قائم ولد محمد بخش عمرانی ساکن حاجی رسول بخش
۴۳	"	"	نصیر ولد حاجی "
۴۵	"	"	کریم بخش ولد قائم "
۴۶	"	۱۳-۵-۶۲	تاج محمد ولد میر ذات دشتی سکنہ گوٹ عبدالغنی
۴۷	"	"	جمعه ولد فضلی "
۴۸	"	"	حضور ولد کلانی "
۴۹	"	"	نانا ولد محمد ڈانا
۵۰	"	"	سادن ولد رانجھا
۵۱	"	"	اکبر ولد پیران
۵۲	"	"	سوجلا ولد عبدالغنی ذات نتمیا
۵۳	"	۲-۸-۶۲	گل محمد ولد محمد شریف ساکن خانہ بدوش

۴	۳	۲	۱
ولید میرخان ولد نامعلوم	۱۳-۱۲-۴۳	۳۰۲	۵۳
حبیب الله ولد سردار جعفر خان بلید جعفر آباد	"	"	۵۵
میاں عرف بیون ولد رسول بخش	"	"	۵۶
برکت ولد سید خان	"	"	۵۷
اربن ولد بخش ذات عمرانی	"	"	۵۸
منظور ولد سید خان	"	"	۵۹
چمبر ولد پیر ذات جمالی	۳-۱۱-۴۳	"	۶۰
گیلا ولد پیرل ذات جت بلیدی	۵-۲-۴۵	"	۶۱
الله دانه ولد نبی بخش	"	"	۶۲
پیری ولد سفری ذات بدو درانی بیکرده	۹-۳-۴۳	"	۶۳
قیصر ولد محمد حیات	"	"	۶۴
محمد اسماعیل ولد نصیر جمالی	۱۲-۳-۴۵	"	۶۵
امید علی ولد شادی خان	"	"	۶۶
سوزر خان ولد احمدان ذات بگلی	۵-۱-۴۵	"	۶۷
جمعه خان زلد در خان شهروانی بگلی	۱۳-۷-۴۱	"	۶۸
" " " گهاخان	"	"	۶۹
کهر علی ملک دار	"	"	۷۰
گوشو ولد تنگو	"	"	۷۱
مجید ولد عرضو	۱۷-۱۰-۴۱	"	۷۲
بندولرت ولد دتہ	"	"	۷۳
خدا بخش ولد حسین	"	"	۷۴
جعفر ولد خدا بخش	"	"	۷۵

۱	۲	۳	۴
۷۶	۳-۲	۱۷-۱۰-۷۱	صنوبر بخش ولد خانانا
۷۷	"	"	محمد شریف ولد عرضو بگٹی
۷۸	"	"	مجاہد ولد فقیر
۷۹	"	"	حاجی بان ولد عرضو
۸۰	"	۲۸-۹-۷۰	دوستین ولد خیالی بگٹی
۸۱	"	۱۹-۷-۷۲	کریم بخش ولد عبدالنار جت
۸۲	"	۲۰-۶-۷۳	مومن ولد محب ذات باچکانی
۸۳	"	"	مہر علی ولد امید علی
۸۳	"	"	بتا ولد امید علی
۸۵	"	۲۰-۶-۷۲	فیض محمد ولد لعل خان
۸۶	"	۱۶-۱۰-۷۲	رانجھا ولد عبدالنار ذات جت
۸۷	"	"	عمل خان ولد عبدالرحمان
۸۸	"	"	نارا ولد ہونو
۸۹	"	"	موٹھا ولد پائیدہ خان
۹۰	"	"	بکھو ولد واحد
۹۱	"	"	جان محمد ولد عرصہ
۹۲	"	"	شیر محمد ولد عید خان مری
۹۳	"	"	حاجی ولد نامعلوم
۹۳	"	"	ڈونا ولد حیدر
۹۵	"	۱۳-۱۱-۷۲	جھنا ولد محمد مراد
۹۶	"	"	گینا ولد سانولا
۹۷	"	"	میوہ ولد فقیرا بگٹی

۳	۲	۱	
خیر علی ولد شربت بگچی	۲۳-۱۱-۷۲	۲۰۲	۹۸
کبیر ولد غوث بخش	"	"	۹۹
بند علی ولد شربت بگچی	"	"	۱۰۰
علی نواز ولد علی محمد بکرانی	۲۲-۱۲-۷۳	"	۱۰۱ (الف)
شیر محمد ولد کھجلا	"	"	۱۰۱ (ب)
شاه دوست ولد کھجلا بکرانی	"	"	۱۰۲
شاهد مراد ولد دھنی بخش	"	"	۱۰۳
کھجلا ولد دھنی بخش بکرانی	"	"	۱۰۴
فقیر محمد ولد شیر علی	"	"	۱۰۵
مولابخش ولد بھاول	۳۱-۶-۷۳	"	۱۰۶
خیر محمد ولد بھاول	"	"	۱۰۷
محمد جان ولد بھاول	"	"	۱۰۸
میوه ولد زر کمال	۱۰-۱۲-۷۳	"	۱۰۹
بیرو ولد امید علی بگچی	۲۱-۱۲-۷۳	"	۱۱۰
گھنو ولد امید علی بگچی	"	"	۱۱۱
عمل خان ولد امید علی بگچی	"	"	۱۱۲
یارو ولد نامعلوم	"	"	۱۱۳
جودی ولد گلے بگچی	۱۳-۲-۷۳	"	۱۱۴
غلام رسول ولد واحد بخش گھوٹ دوست محمد	۵-۳-۷۵	"	۱۱۵
عبدالرحیم ولد شیر محمد بگچی	"	"	۱۱۶
بھلو ولد رحمان بگچی ٹیٹ فیڈر	۱۸-۲-۷۴	"	۱۱۷
عوضو ولد تنگیا	"	"	۱۱۸

۱	۲	۳	۴
۱۱۹ (الف)	۳۰۲	۱۵-۳-۷۵	عبدالمجید ولد تنگیا
۱۱۹ (ب)	"	"	ملا ولد وڈیرہ خان محمد
۱۲۰	"	"	عبدالرؤف ولد خان محمد
۱۲۱	"	"	حمزہ خان ولد خان محمد
۱۲۲	"	"	رحیم خان ولد خان محمد
۱۲۳	"	"	پھلگن ولد خلد بخش
۱۲۴	"	۲۴-۱۱-۷۳	کنڈیرہ ولد نامعلوم ذات ہوجان
۱۲۵	"	"	سوحنا ولد نامعلوم ذات ہوجان
۱۲۶	"	"	بتن ولد نامعلوم
۱۲۷	"	"	شعبان ولد عین
۱۲۸	"	"	خدا بخش ولد عین راہوجا
۱۲۹	"	"	علی حسن ولد عین
۱۳۰	"	"	پیرل ولد مراد
۱۳۱	"	"	غلام سرور ولد موٹا
۱۳۲	"	"	شریف محمد ولد موٹا
۱۳۳	"	"	رستم ولد نامعلوم
۱۳۴	"	"	فقیر محمد ولد بشکن
۱۳۵	"	"	مہینویں ولد لونگ
۱۳۶	"	"	رستم ولد خدا بخش
۱۳۷	"	"	حسین بخش ولد رستم
۱۳۸	"	"	عبداللہ ولد سوراب

۲	۳	۲	۱
علی بخش ولد گوهر خان	۲۶-۱۱-۴۳	۳۰۲	۱۳۹
پنوں ولد گوهر ان	"	"	۱۴۰
سفر ولد خان محمد	"	"	۱۴۱
عبدالستار ولد حاجی داد محمد	"	"	۱۴۲
علی دوست ولد غازی خان بروری	۳۰-۵-۴۳	"	۱۴۳
ولی داد ولد دوست محمد	۲۶-۶-۴۳	"	۱۴۴
عالم خان ولد میر محمد	۱۶-۴-۴۳	"	۱۴۵
حمزہ ولد غلام قادر	"	"	۱۴۶
عبدالغفور ولد نبی بخش	"	"	۱۴۷
بھگو ولد گل بیگ	۱۶-۶-۴۳	"	۱۴۸
علی شیر ولد اشرف	۱۶-۴-۴۳	"	۱۴۹
درشن ولد نامعلوم	"	"	۱۵۰
حسو ولد نامعلوم	۱۵-۳-۴۵	"	۱۵۱
سیجو ولد نامعلوم	"	"	۱۵۲
محمد بخش ولد نامعلوم	"	"	۱۵۳
حضور بخش ولد کبیر	"	"	۱۵۴
حاجی ولد سونا	"	"	۱۵۵
محمد یوسف ولد حاجی محمد عظیم	"	"	۱۵۶
محمد ولد جان محمد جمالی	"	"	۱۵۷
علی محمد ولد حاجی کوٹرا	"	"	۱۵۸
درشن ولد عاشق علی	"	"	۱۵۹
سکندر ولد نامعلوم	"	"	۱۶۰

۱	۲	۳	۴
۱۶۱	۳۰۲	۱۵-۴-۴۵	سرور ولد نامعلوم
۱۶۲	"	۶-۹-۴۲	راوت ولد گل خان
۱۶۳	"	"	خیر گل ولد بشبور
۱۶۴	"	"	الله ورا یا ولد غلام قادر
۱۶۵	"	"	گل محمد ولد قلندر خان
۱۶۶	"	"	حیدر بخش ولد محمد بخش
۱۶۷	"	"	عمر ولد خان محمد
۱۶۸	"	"	باندهی ولد غوث بخش
۱۶۹	"	"	غوث بخش ولد ممبر
۱۷۰	"	۱۱-۶-۴۲	زمان ولد شاییل مگی
۱۷۱	"	"	محمد خان ولد سائیس داد
۱۷۲	"	"	سندا ولد نامعلوم
۱۷۳	"	"	غوث بخش ولد نامعلوم
۱۷۴	"	"	جو نگل ولد نامعلوم
۱۷۵	"	۱۲-۳-۴۵	جونگو ولد صحبت
۱۷۶	"	"	ساجو ولد سجاگیا
۱۷۷	"	"	ببادر ولد کورل
۱۷۸	"	"	غلام حیدر ولد کورل
۱۷۹	"	"	جانو ولد رمضان
۱۸۰	"	"	لعو ولد نامعلوم
۱۸۱	"	۷-۳-۴۸	رسول بخش ولد الله ڈنه
۱۸۲	"	۳۱-۳-۴۸	گل محمد ولد الله ڈنه

۳	۲	۱	
قاسم ولد نامعلوم	۲۸-۱۰-۶۹	۳۰۲	۱۸۳
علی جان ولد سلیمان چانڈیہ	"	"	۱۸۳
کریم بخش ولد صوبیدار	"	"	۱۸۵
دارت ولد اکرم	۲۵-۱۰-۶۰	"	۱۸۶
غوث بخش ولد خواستی	"	"	۱۸۷
نہال ولد نامعلوم	۲۵-۱۰-۶۲	"	۱۸۸
بچیل ولد نامعلوم	"	"	۱۸۹
محمد امین ولد نامعلوم	"	"	۱۹۰
رکھیہ ولد نامعلوم	۱۵-۳-۶۲	"	۱۹۱
میان زاد ولد خان محمد	۲۸-۱۰-۶۱	"	۱۹۲
محمد ولد ترک علی	۲۵-۳-۶۲	"	۱۹۳
امداد حسین ولد کوه خان بروہی	۳-۳-۶۲	"	۱۹۴
میر کرم خان ولد نامعلوم	"	"	۱۹۵
محمد امین ولد کرم خان	"	"	۱۹۶
رضا محمد ولد نامعلوم	"	"	۱۹۷
دلراد ولد نامعلوم	"	"	۱۹۸
محمد نواز ولد دلراد	"	"	۱۹۹
خدا بخش ولد دریا خان	"	"	۲۰۰
سچل عرف پہلوان جمالی	۳-۹-۶۲	"	۲۰۱
گل بہار ولد گل محمد	"	"	۲۰۲
شاجد ولد شامیر	۲۳-۱-۶۰	"	۲۰۳
ولیداد ولد اختر	۱۷-۱۲-۶۰	"	۲۰۴
دلور ولد شو	"	"	۲۰۵
مہر گل ولد نشور	"	"	۲۰۶

۱	۲	۳	۴
۲۰۷	۲۰۲	۲۳-۳-۷۰	جمول ولد حسین بگٹی
۲۰۸	"	۱۹-۱۰-۷۰	یعقوب ولد حسین
۲۰۹	"	"	یاسین ولد اللہ داد
۲۱۰	"	"	مولانا بخش ولد دردی
۲۱۱	"	"	غلام رسول ولد محمد عالم
۲۱۲	"	"	عمر حیات ولد علی محمد میگل
۲۱۳	"	۲-۹-۷۰	نیر بخش ولد علی گل
۲۱۴	"	۹-۱۰-۷۱	قادر بخش ولد حسین بخش
۲۱۵	"	۳۰-۱۰-۷۱	مانک ولد محمد عثمان
۲۱۶	"	"	محمد بخش ولد محمد عثمان
۲۱۷	"	۱۳-۵-۷۲	عبدالواحد ولد داد محمد مگسی
۲۱۸	"	"	عبد الکریم ولد محمد صدیق
۲۱۹	"	"	ہاشم ولد قاسم
۲۲۰	"	"	عبدالغنی ولد عبداللہ
۲۲۱	"	"	عزت بخش ولد قادر بخش
۲۲۲	"	۲۳-۲-۷۲	محمد عالم ولد نامعلوم
۲۲۳	"	۱۲-۸-۷۲	محب علی ولد فعل خان
۲۲۴	"	"	میر بیگ ولد مرزا جھکرائی
۲۲۵	"	۲۷-۳-۷۲	اللہ ڈنہ ولد بشو
۲۲۶	"	"	بگور ولد امیر بخش
۲۲۷	"	"	توکلی ولد باغ علی
۲۲۸	"	"	اللہ خان ولد باغ علی
۲۲۹	"	۲۵-۱۱-۷۲	اکبر ولد نامعلوم
۲۳۰	"	"	افغان ولد نامعلوم

۴	۳	۲	۱
محمد شمس ولد محمد ابراهیم	۲۵ - ۱۱ - ۴۳	۳۰۲	۲۳۱
سعد الله ولد نامعلوم	"	"	۲۳۲
محمد بخش ولد لطیف	"	"	۲۳۳
محمد امین ولد رین زند	۲۵ - ۱ - ۴۵	"	۲۳۴
عزت ولد کریم بخش	"	"	۲۳۵
لطیف ولد سلیمان	"	"	۲۳۶
گامن ولد شاهنواز	"	"	۲۳۷
عیسی ولد محمد بخش	"	"	۲۳۸
تنگو ولد جنو	۲۰ - ۶ - ۴۳	"	۲۳۹
سونو ولد عبد الحلیم	"	"	۲۴۰
غلام قادر ولد محمد حنیف	۲۲ - ۲ - ۴۲	"	۲۴۱
حبیب الله ولد محمد حنیف	"	"	۲۴۲
محمد حسین ولد غلام حسین	"	"	۲۴۳
علی حیدر ولد لونگ لاشاری	۲۴ - ۶ - ۴۳	"	۲۴۴
خالذ ولد شیردل	۲۴ - ۱۰ - ۴۳	"	۲۴۵
یارو ولد شیردل جهکرائی	"	"	۲۴۶
غلام حیدر ولد مٹھا	"	"	۲۴۷
نہال ولد رحمدل	"	"	۲۴۸
شیر علی ولد رحمدل	"	"	۲۴۹
بھائی خان ولد خدا بخش بروہی	"	"	۲۵۰
علی مراد ولد یارو بروہی	۲۶ - ۲ - ۴۵	"	۲۵۱
عبد الغفر ولد حاجی میر بخش	"	"	۲۵۲
گل خان ولد سارنگ	"	"	۲۵۳
اکرم ولد مہر گل	۲۶ - ۱ - ۴۵	"	۲۵۴

۱	۲	۳	۴
۲۵۵	۳۰۲	۲۶-۱-۷۵	عبدالحمید ولد مہر گل
۲۵۶	"	"	محمد حنیف ولد غلام حسین
۲۵۷	"	"	کیشو ولد جہاں دشتی
۲۵۸	"	"	مراد ولد جہاں
۲۵۹	"	۱۲-۱-۷۴	جان بیگ ولد خانو
۲۶۰	"	"	روشن ولد خانو
۲۶۱	"	"	جانی ولد جان بیگ
۲۶۲	"	"	شاہو ولد جان بیگ
۲۶۳	"	"	شریت ولد گلزار
۲۶۴	"	۲۳-۲-۷۵	مراد ولد حضور بخش
۲۶۵	"	"	نہال ولد شاہ مراد
۲۶۶	"	"	دارو ولد لال بخش
۲۶۷	"	"	صالح محمد ولد خان محمد
۲۶۸	"	۷-۵-۷۵	الوز علی ولد خیر
۲۶۹	"	"	غلام قادر ولد غلام حیدر جمالی

میر شاہنواز خان شاہلیانی - ضمنی سوال : میرا سوال یہ تھا کہ سرتہ اور لڑائیوں کے علاوہ صرف قتل کے مقدمات میں کتنے مجرم گرفتار ہوئے اور کتنے مقدمات کا فیصلہ ہو گیا ہے تو اسکے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ۱۲۷۰ مقدمات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ میرا سوال تھا کہ ان مجرموں کی سزا دی گئی؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مجرموں کو جرمانے کی سزا دی گئی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آخر ان سب ۱۲۷۰ قتل کے مقدمات میں سب کو جرمانے کی ہی سزایوں دی گئی اور وہ کونسا قانون ہے کہ جبکہ قتل کے مقدمات میں صرف جرمانے کی ہی سزا دی جاتی ہے؟

وزیر اعلیٰ - معزز ممبر نے اپنے سوال کے حصے "ج" میں پوچھا ہے کہ جن مقدمات کا فیصلہ ہو گیا ہے ان میں مجرموں کو کیا سزا دی گئی ہے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب کافی واضح ہے کہ ان کو جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - میرا مطلب یہ ہے کہ کیا ان سب ۱۲۷۰ مقدمات میں جرمانے کی ہی سزا دی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ - اس جواب سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جرمانے کی سزا دی گئی ہے لیکن اگر معزز ممبر چاہیں تو میں ان کی تسلی کے لئے مزید پوچھ گچھ کر سکتا ہوں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - تو کیا میں اس جواب کو صحیح مانوں؟

وزیر اعلیٰ - میں کہہ رہا ہوں کہ اگر معزز ممبر کو اس میں کوئی شک ہے تو میں دوبارہ پوچھ کر ان کی تسلی کروں گا۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - ضمنی سوال - اسی سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے باقی ۳۲۶ مقدمات زیر سماعت ہیں اس میں سے ۳۱۸ رکن ہیں اور ۲۶۹ مفرد ہیں باقی صرف ۵۷ افراد زیر حراست ہیں کیوں جناب؟ ان ۵۷ نے کیا گناہ کیا ہے کہ انہیں زیر حراست رکھا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ - میرے خیال میں اس معاملے میں زیادہ بحث کرنا تو بہن عدالت کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ یہ عدالت کا معاملہ ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - میرا مطلب تو بہن عدالت نہیں ہے۔ میں تو ان ۵۷ بدقسمت افراد کے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ آخر انہیں کیوں زیر حراست رکھا گیا ہے؟ جبکہ ۱۵۹۶ افراد

میں سب کو جرمانے کی سزا دی گئی۔ اس میں سے کچھ رہا ہو گئے اور کچھ مفور ہو گئے اب باقی ۵۷ پٹے ہوئے ہیں تو ان کو کیوں نہیں چھوڑا گیا؟

وزیر اعلیٰ - یہ عدالت کا کام ہے۔ وہ ضمانت کے لئے عدالت کو رجوع کریں اور پھر عدالت کو اختیار ہے کہ وہ انہیں رہا کرے یا نہ کرے۔

ممبر اسپیکر - اگلا سوال۔ سوال نمبر ۸۲۱ میر شاہنواز خان شاہلیانی۔

۸۲۱۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی - کیا وزیر اعلیٰ اور اراکرم بیان زیریں گئے۔

(الف) سب ڈویژنل مجسٹریٹ نصیر آباد کی عدالت میں اس وقت کتنے مقدمات زیر سماعت ہیں اور یہ کتنے عرصے سے زیر سماعت ہیں؟

(ب) اکثر اسٹنٹ کمشنر نصیر آباد کی عدالت میں اس وقت کل کتنے مقدمات زیر سماعت ہیں اور کتنے عرصے سے زیر سماعت ہیں؟ ان مقدمات کے کتنے مجرم زیر حراست ہیں اور کتنے مجرم ضمانت پر رہا ہیں؟

(ج) جو مقدمات زیادہ عرصے سے زیر سماعت ہیں ان میں جلد فیصلہ کرنے کیلئے حکومت نے کیا اقدام کئے۔

وزیر اعلیٰ -

(الف) سب ڈویژنل مجسٹریٹ نصیر آباد کی عدالت میں ۱۲۰ مقدمات تقریباً تین سال سے زیر سماعت ہیں۔

(ب) (۱) تعداد مقدمات زیر سماعت عدالت ای لے سی نصیر آباد ۱۸۶

(۲) ان مقدمات میں کچھ تین سال سے زیر سماعت ہیں اور کچھ تین سال سے کم عرصے سے

(۳) تعداد مکرمان زیر حراست ۲۵

(۴) تعداد مکرمان جو ضمانت پر ہیں ۲۳۲

(ج) مقدمات کے جلد فیصلہ کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف عدالتوں کو ہدایات بھی جاتی ہیں اسکے

علاوہ ان سے ماہوار رپورٹ طلب کی جاتی ہے، جس میں تباد یا جاتا ہے، کہ اس ماہ میں کتنے مقدمات فیصلہ کئے گئے، اگر کسی عدالت کا کام غیر تسلی بخش پایا جاتا ہے۔ تو متعلقہ مجسٹریٹ کو فہمائش کی جاتی ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - ضمنی سوال : جواب میں مقدمات کی تعداد ۱۳۰ بتائی گئی

ہے اور تقریباً تین سال سے یہ مقدمات زیر سماعت ہیں تو اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال قطعاً تباد ہے کہ کیا جا صاحب آپ کو پتہ ہے کہ یہ سن ۹۶ ہجری چل رہا ہے اور چودھویں صدی پوری ہونے میں صرف چار سال باقی رہ گئے ہیں تو کیا ان مقدمات کا پندرہویں صدی میں تصفیہ کیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ - جس ہجری سن کا ذکر معزز میر نے کیا ہے تو یہ لوگ بھی اسی ہجری کے ہیں جو عدالت کے سامنے پیش ہوتے ہیں تعطل کرتے ہیں لہذا یہ اسی ہجری کا قصور ہے۔ ویسے ہم کہشش کہہ رہے ہیں کہ جتنی جلد ممکن ہو ان کا تصفیہ ہو جائے۔

میر شاہلیانی - اگلا سوال۔

۸۲۳ - **میر شاہنواز خان شاہلیانی** - کیا وزیر اعلیٰ اندازہ کر رہے ہیں کہ

- (الف) تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کے تبادلے وزیر یا ممبر بورڈ آف ریونیو یا کمشنر کس کے اختیار میں ہے۔ ان کے تبادلوں کا طریق کار کیا ہے؟
- (ب) انہماں کی کتنی آسامیاں خالی ہیں اور کتنے افسران بغیر تعیناتی گھر بیٹھے تنخواہ لے رہے ہیں ان کی مفصل تفصیلات بتائی جائیں۔

وزیر اعلیٰ -

- (الف) (۱) تحصیلداروں کے تبادلے ممبر بورڈ آف ریونیو کے دائرہ اختیار میں ہیں۔
- (۲) جہاں تک نائب تحصیلداروں کے تبادلے کا تعلق ہے اندرون ڈویژن ان تبادلوں کا جائز ڈویژنل کمشنر ہے، لیکن ایک ڈویژن سے دوسرے ڈویژن میں تبادلے ممبر بورڈ آف ریونیو کے دائرہ اختیار میں ہیں اور اندرون ڈویژن بھی نائب تحصیلداروں کے تبادلے کیلئے ممبر بورڈ آف

ریونیو ہدایات جاری کر سکتا ہے۔
 (ب) صوبہ بلوچستان میں تحصیلداروں کی ۶۵ اور نائب تحصیلداروں کی (۱۹۹) آسامیاں ہیں جن میں سے کوئی بھی خالی نہیں اور نہ ہی کوئی تحصیلدار گھر بیٹھ تنخواہ لے رہا ہے ماسوائے ان کے جو باقاعدہ رخصت پر ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال مسٹر محمود خان اسپکر کی

نوٹ۔ ۸۳۰۔ مسٹر محمود خان اسپکر کی۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان کریں گے کہ۔

- (الف) گذشتہ نیپ حکومت نے لس بیل میں خوشکشی کی تھی اسکے نتیجے میں کتنے افراد ہلاک ہوئے تھے ؟
 (ب) ہلاک ہونیوالے افراد کے نام۔ ان کے والد کا نام، قبیلہ اور سکونت کیا تھی ؟
 (ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مرکزی حکومت نے ہلاک ہونیوالے لوگوں کے پسماندگان کے لئے کچھ معاوضہ دیا تھا ؟
 (د) اگر (ج) کا جواب مثبت میں ہے تو پھر معاوضہ کی رقم کل کتنی تھی اور کن کن لوگوں کے پسماندگان کو دی گئی ؟
 کس کے توسط سے ؟ اور اس طرح فی ہلاک ہونیوالے کے پسماندگان کو کیا ملا۔
 (س) بلوچستان کے قبائلی جھگڑوں میں ہلاک ہونے والے سپاہیوں کے آدمی کاروائی میں بیان کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ۔

- (الف) کل ۵۷ افراد
 (ب) فہرست حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مقبولی	دلریت	قوم	نام وارث	رقم جو ادائیگی گئی
۱	سوار	گن	جاموٹ بگری	الو گن	۵۰۰۰/-
۲	رسولی	ایوب	"	ایوب سوار	۵۰۰۰/-
۳	دینار	صالو	"	مراد صاحب	۵۰۰۰/-
۴	لوٹو	چارا	"	لوٹو	۵۰۰۰/-

۶	۵	۴	۳	۲	۱
۵۰۰۰/-	ابراہیم	جاموٹ جگری	میان دسایا	ابراہیم	۵
۵۰۰۰/-	بانو جلاب	"	علی	ہاشمو	۶
۵۰۰۰/-	نورد سفر	"	عیسیٰ	علی محمد	۷
۵۰۰۰/-	لقمان اللہ داد	"	کنڈا	کریم داد	۸
۵۰۰۰/-	موسیٰ علی	"	صالح	علی	۹
۵۰۰۰/-	دینو دویا	"	دویا	مراد	۱۰
۵۰۰۰/-	عیسیٰ عمر	"	عمر	بیگ	۱۱
۵۰۰۰/-	حبین ہاشم	"	دادد	ہاشم	۱۲
۵۰۰۰/-	کھڑ حاجی حسن	"	حاجی حسن	اسماعیل	۱۳
۵۰۰۰/-	صالو دودا	"	صالو	اسماعیل	۱۴
۵۰۰۰/-	حبیب عیدو	"	بیوہ عیدو	مسماة شالو	۱۵
۵۰۰۰/-	نور محمد عمر	"	بیوہ نور محمد	مسماة سونا	۱۶
۵۵۰۰/-		"	حاجی کوئی	مسماة سومری	۱۷
۵۰۰۰/-	لکھو سکھو	"	بیوہ لکھو	مسماة حاجو	۱۸
۵۰۰۰/-	موسیٰ اعلیٰ	"	بیوہ سکینہ	مسماة محکان	۱۹
۵۰۰۰/-	ساجن عثمان	"	بیوہ ساجن	سکینہ	۲۰
۱۰۰۰/-	صالح جلاب	"	دختر صالح	راجی	۲۱
۵۰۰۰/-	محمد مراد	"	دختر مراد	فائلہ	۲۲
۵۰۰۰/-	اللہ رکھیا حاجی حسن	"	دختر حاجی وازق	مسماة زینت	۲۳
۱۰۰۰/-	اسماعیل ابراہیم	"	دختر اسماعیل	کریما	۲۴
۱۰۰۰/-	لکھو گیکرو	"	دختر لکھو	ہرزمان	۲۵
۱۰۰۰/-	میر محمد حاجی اللہ رکھا	جاموٹ بھاشری	دختر موٹل	ٹامن	۲۶
۵۰۰۰/-	حسن بچیل	"	رویانا	بچیل	۲۷
۵۰۰۰/-	بھکر عیسیٰ	"	کمال	عیسیٰ	۲۸

۶	۵	۴	۳	۲	۱
۵۰۰۰/-	فتح محمد مراد	جاموٹ بھاشری	جمالی	یوسف	۲۹
۵۰۰۰/-	پیر محمد حاجی اللہ کھیا	"	یعقوب	یوسف	۳۰
۵۰۰۰/-	پیر محمد حاجی اللہ کھیا	"	سلو	دادو	۳۱
۵۰۰۰/-	پیر محمد اللہ کھیا	"	ایوب	رسو	۳۲
۵۰۰۰/-	ملا موسیٰ بیاریا	"	جزہ	مراد	۳۳
۵۰۰۰/-	خان محمد بچہ	"	بچہ	جان محمد	۳۴
۵۰۰۰/-	حاجی سمیا	"	حمید	رمیا	۳۵
۵۰۰۰/-	دینو حاجی عبداللہ	"	رستم	میال دسایا	۳۶
۵۰۰۰/-	خان محمد حاجی صالح	"	شہر خان	بھنگا	۳۷
۵۰۰۰/-	موسنی کمال	"	"	زور موسنی	۳۸
۱۰۰۰/-	میران یوسف	"	منت بہران	نازو	۳۹
۱۰۰۰/-	حاجی حمید	"	عمر	اکھیاں	۴۰
۱۰۰۰/-	موسنی کمال	"	موسنی	دختر موسنی	۴۱
۱۰۰۰/-	کمال موسنی	"	موسنی	وامار	۴۲
۵۰۰۰/-	عثمان قادر	"	بیوہ عثمان	حنیفہ	۴۳
۵۰۰۰/-	ایوب بیٹا ڈا	"	بیوہ ایوب	سولری	۴۴
۵۰۰۰/-	عمر کھیرا	"	برات	روزی	۴۵
۵۰۰۰/-	حمید جاٹو	"	میا دسایا	جاٹو	۴۶
۵۰۰۰/-	جبل روزی	"	چاکر	روزی	۴۷
۵۰۰۰/-	حمل اسو	"	قمبر	اسو	۴۸
۵۰۰۰/-	ایوب بھارو	"	سیمان	جوہارو	۴۹
۵۰۰۰/-	علی محمد بھٹی	"	لیمو	سیمن چار	۵۰
۵۰۰۰/-	خالو ہوزیر	"	ابراہیم	ہوزیر	۵۱
۵۰۰۰/-	نور علی حاجی مبارک	"	کرچین	فیض محمد	۵۲

۶	۵	۴	۳	۲	۱
۵ ... / -	قادر امیر علی	جاموٹ بھاشری	اللہ داد	ساماناہ	۵۳
۵ ... / -	سفرخان دین محمد	"	سلیمان	دین محمد	۵۳
۵ ... / -	ابراہیم ساہن	"	سنیا	کھیریا	۵۵
۵ ... / -	غیر محمد عیسیٰ خان	"	شکرخان	خالین	۵۶
۵ ... / -	قلو دادو	"	بچل	دادو	۵۷

(ج) جی ہاں

(د) کل رقم چالیس لاکھ دو ہجرت تھی۔ جن لوگوں کو نمبر لوہڈ آف ریونیو و ریلیف کمشنر صاحب کے توسط سے معاوضہ دیا گیا۔ ان کی فہرست مع رقم لف لگا ہے۔

(د) ضلع لسبیلہ میں مختلف اقوام سکونت پذیر ہیں جنکا خون بہا رواج کے مطابق ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اگر قتل ہو یا ایک قوم دوسری قوم پر شکر کشی کرے جسکی وجہ سے مالی یا جانی نقصان ہو تو معاوضہ کی رقم میں ہزار سے لیکر ایک لاکھ تک متعین کی جاسکتی ہے۔ موجودہ صورت میں حکومت نے چونکہ صرف معاوضہ ادا کیا ہے اس لحاظ سے بچ یا عورت کو ایک ہزار روپیہ اور شہزادی کو مرد ہے تو پانچ ہزار کی رقم بذریعہ چیک ادا کی گئی۔

میسٹر محمود خان اسپر کی - ضمنی سوال: میں گزارش کروں گا کہ یہ سوال کیٹی کے پاس جانا چاہیے

کیونکہ جام صاحب کہتے ہیں کہ کل ۵۷ افراد ہلاک ہوئے ہیں جبکہ جنرل ٹکا خان جو کہ اسکا اتھارٹی ہیں انکی پریس کانفرنس کے مطابق صرف ۷۷ افراد ہلاک ہوئے ہیں تو اس میں کافی فرق ہے اسلئے میں کہتا ہوں کہ اسے کیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

میسٹر اسپر - یہ کس کیٹی کے پاس جائے گا اور کس رول کے تحت بھیجا جائے گا؟

میسٹر محمود خان اسپر کی - جناب دالا! اس میں بہت فرق ہے۔ جنرل ٹکا خان کی کانفرنس کے مطابق کل سات افراد ہلاک ہوئے ہیں اور جام صاحب کہتے ہیں کہ ۵۷۔

وزیر اعلیٰ - میں اس سلسلے میں نمبر صاحب کے محترم والد بزرگوار جناب شہید عبدالصمد صاحب کا
حوالہ دونگا کہ

مسٹر محمود خان اسپرزی - جام صاحب! مردوں کو چھوڑ دیں۔

وزیر اعلیٰ - مردوں کا احترام تو کرنا چاہیئے۔

مسٹر محمود خان اسپرزی - ہاں، ہاں احترام ہونا چاہیئے لیکن میں

وزیر اعلیٰ - مجھے نہیں معلوم کہ معزز نمبر کو اپنے والد کا احترام ہے یا نہیں ہے۔ بہر حال انہوں نے اس
ایوان کے سامنے جو تقریر کی تھی میں اسکا حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس معاملے میں ایوان کی توجہ
مبذول کرانی تھی اور نیپ کی حکومت نے بس بیلہ میں جو شکر کشی کی تھی اور اس سے جو افراد مارے گئے
اسکا تفیصل طور پر انہوں نے جائزہ لیا تھا۔

مسٹر محمود خان اسپرزی - میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نکاحاں کہتے ہیں کہ شکر کشی سے
صرف ۷۰ افراد ہلاک ہوئے اور آپ کہتے ہیں کہ ۵۰۰ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ انکشافچاس کا فرق ہے
تو آپ کی بات مانوں یا نکاحاں کی ؟

مسٹر اسپر - آپ جام صاحب کی بات مانیں۔

مسٹر محمود خان اسپرزی - جام صاحب کی بات مانوں ؟

مسٹر اسپر - ہاں مانئے۔ ماننا چاہیئے۔

مسٹر محمود خان اسپکر۔ اگر ماننا پڑے گا تو وہ اور بات ہے۔ ویسے خزل میٹھا خان کا بیان ہے کہ کل سات افراد ہلاک ہوئے ہیں جب کہ

مسٹر اسپکر۔ یہ آپ کا ضمنی سوال ہے یا کوئی اور نیا سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

مسٹر محمود خان اسپکر۔ جھوڑے! کیا پوچھنا۔

مسٹر اسپکر۔ اگلا سوال

نمبر ۸۳۶۔ مسٹر محمود خان اسپکر۔ کیا وزیر اعلیٰ بیان کریں گے کہ

(الف) اس وقت محکمہ خوراک کا سیکرٹری کون ہے؟
 (ب) خوراک کے محکمہ میں اسکا سروس کتنی ہے؟ اور محکمہ خوراک کے متعلق اس کا تجربہ کیا ہے؟
 (ج) اس نے کون سے مضامین پڑھے ہیں اور کن کن مضامین میں تربیت حاصل کی ہے۔
 (د) کیا اس کی تعلیمی قابلیت محکمہ خوراک میں اسکا تجربہ اور محکمہ خوراک سے تعلق کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے محکمہ خوراک میں سیکرٹری لگا یا گیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر اسے نذر کے محکمہ خوراک میں تعیناتی کی وجوہات اور ضرورت کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ۔

(الف) اس وقت محکمہ خوراک کے سیکرٹری مسٹر سلطان احمد ہیں۔
 (ب) ان کی تو محکمہ خوراک کی سروس اور نہ ہی اس محکمہ کا سالانہ تجربہ ہے۔
 (ج) مسٹر سلطان احمد نے سول انجینئرنگ میں بی۔ ای کیا ہے۔ انہوں نے میٹرک کے مضامین کے علاوہ سائنس میں انٹر میڈیٹ نیز سول انجینئرنگ کے مضامین پڑھے ہیں اسکے ماسوا انہوں نے پاکستان ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج لاہور میں خصوصی تربیت حاصل کی ہے اور حیب ذیل مضامین میں خاص تربیت پائی ہے۔

(۱) ڈیولپمنٹ (۲) اکٹامکس (۳) سیزر ایڈمنسٹریشن

(د) سیکرٹری کے عہدہ پر تعیناتی کے لئے کسی محکمہ کی سروس اور اس محکمہ کا سابقہ تجربہ لازمی نہیں ہے، ان آسامیوں پر بالعموم جرنل سروسز کے افسران کی تقرری کی جاتی ہے۔ چونکہ سیکرٹری کو فیلڈ میں تو کام کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ ایڈمنسٹریشن یعنی حکومت کی سطح پر وزراء صاحبان کی زیر نگرانی محکمہ کی پالیسی مرتب کرنی اور اس پر عملدرآمد کرانا ہوتا ہے۔

میسٹر سلطان احمد چونکہ پاکستان ایڈمنسٹریٹو کالج میں سینئر ایڈمنسٹریشن کی خصوصی تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اسلئے محکمہ خوراک کے سیکرٹری کی حیثیت سے ان کی تقرری میں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ نیز یہ تقرری مفاد عامہ کے لئے کی گئی ہے۔

میسٹر محمود خان اسپرکئی

ضمنی سوال جناب! میرے سوال کے جزو (ب) میں ہے۔ خوراک کے محکمہ میں ان کی سروس کتنی ہے اور محکمہ خوراک کے متعلق ان کا تجربہ کتنا ہے؟ کیا جام صاحب بتائیں گے کہ ان کا کوئی خوراک کے متعلق سابقہ تجربہ ہے اگر نہیں تو انہیں اس آسامی پر لگانے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

وزیر اعلیٰ۔ میں اس کا جواب معزز مکن کو دے چکا ہوں جزو (د) میں اس کا جواب ہے۔

میسٹر محمود خان اسپرکئی

میں مطمئن نہیں ہوں اس کا جواب مجھے سمجھا دیں۔

وزیر اعلیٰ۔ میں اس کا جواب دے چکا ہوں مجھے افسوس ہے میں اس سے زیادہ مطمئن نہیں کر سکتا۔

میسٹر محمود خان اسپرکئی

میسٹر اسپیکر۔ میرا سوال ہے ایک انجنیئر ہے اس کی بیس سال کی انجنیئرنگ کی سروس ہے سیکرٹری آبپاشی رہا ہے اور اب اسے اٹھا کر راشن کارڈ وغیرہ پر لگا دیا گیا ہے۔

میسٹر اسپیکر۔ جزو (د) میں اس کا جواب تو انہوں نے پڑھ دیا ہے۔

مسٹر محمود خان اسپکڑی۔ انہوں نے ڈونلیمینٹ اور انٹرنکس کو بنیاد بنا کر کہا تو دیا ہے
حالانکہ ہر ایک آدمی کو اپنے محکمہ کا پتہ ہوتا ہے اور تجربہ کی بنیاد پر کام کرتا ہے اب اسے کیسے راشن کارڈ
وغیرہ پر لگا دیا ہے ؟

مسٹر اسپکر۔ سروس رول میں تو ایسی کوئی قید نہیں ہے۔

مسٹر محمود خان اسپکڑی۔ ٹھیک ہے اگر آپ کہتے ہیں تو صحیح ہے۔
میں سوال نمبر ۸۳۹ نہیں پوچھتا۔

(متعلقہ نمبر نے سوال نمبر ۸۳۹ نہیں پوچھا)

مسٹر اسپکر۔ اب کچھ اعلانات ہیں سکرٹری اسمبلی پڑھیں گے۔

اعلانات

سپیکر مہری (سید محمد اطہر)۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ
نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب
صدر نشین مقرر کیا ہے۔

- ۱۔ میر صابر علی بلوچ
- ۲۔ میر نصرت اللہ خان نجرانی
- ۳۔ مسٹر محمود خان اسپکڑی
- ۴۔ میر شیر علی خان نوشیروانی

Secretary — Application dated 29.4.1975 from Sardar Khair Baksh Marri, M.P.A.

"I was arrested by the Police on 16th August, 1973 and am under detention since then. I could not therefore attend the meetings of the Assembly held after my arrest and detention.

I request that the Assembly may kindly grant me leave of absence from 16th August, 1973 till my release."

Mr. Speaker — The question is whether the leave of absence be granted.

وزیر اعلیٰ - جہاں تک اس رخصت کا تعلق ہے اور محترم ممبر صاحب نے جس رخصت کی درخواست اور تاریخ کا حوالہ دیا ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت اس قسم کی درخواست پہلے آنی چاہیے تھی اور انہوں نے پہلے اس قسم کی کوئی درخواست نہیں دی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت اگر کوئی رکن ۳۰ دن اجلاس سے متواتر غیر حاضر رہے تو اسکی رکنیت خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ میری گزارش ہے ان وجوہات کی بنا پر اس درخواست کو نامنظور کیا جائے۔

سپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(آوازیں نہیں)

(رخصت منظور نہیں کی گئی)

Secretary — Application from Mir Ahmed Nawaz Bugti, M.P.A.

"Due to certain un-avoidable private affairs I could not attend the Assembly Session beginning from 3rd to 6th December, 1974. It is therefore requested that leave of absence be granted for the period of the said Assembly Session."

Mr. Speaker — The question is whether the leave of absence be granted.

(Leave was granted)

Secretary — Telegram dated 26th May, 1975, from Mir Shah Nawaz Khan Shahliani, M.P.A.

“Pray grant leave 26.5.75, cannot attend meeting due to unavoidable circumstances.”

Mr. Speaker — The question is whether the leave of absence be granted.

(Leave was granted)

Secretary — Application dated 28th May, 1975, from Mir Yousaf Ali Khan Magzi, M.P.A.

“With due respect I beg to state that I am hospitalised at Karachi and I am unable to attend the Assembly Session.

It is, therefore, requested that my absence from the forthcoming Session may please be condoned.”

Mr. Speaker — The question is whether the leave of absence be granted.

(Leave was granted)

Secretary — Telegram dated 6.6.1975, from Mir Ahmad Nawaz Khan Bugti, M.P.A.

“Can not attend Session due to detention request leave be granted.”

Mr. Speaker — The question is whether the leave of absence be granted.

(Leave was granted)

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ

مسٹر اسپیکر۔ اب وزیر قانون اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

وزیر قانون (میاں سیف اللہ خان پراچہ)۔ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ رپورٹ ہذا ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
اب وزیر متعلقہ مسودہ قانون بلوچستان لوکل گورنمنٹ مسودہ ۱۹۷۵ء پیش کریں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ (میاں سیف اللہ خان پراچہ)۔ میں آج اس مسودہ قانون کو پیش کرنا نہیں چاہتا۔

مسٹر اسپیکر۔ بہتر۔

آج اسمبلی کا اجلاس گورنر کے حکم کے مطابق صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا تھا اب میں دریافت کرتا ہوں کہ آئندہ کیلئے کونسا وقت مناسب ہے گا؟

میر قادر بخش بلوچ۔ دس بجے بہتر ہے گا۔

مسٹر اسپیکر۔ دس بجے دیر ہو جاتی ہے۔ ساڑھے نو رکھ لیں۔

میر قادر بخش بلوچ۔ دس بجے ٹھیک ہے۔

وزیر آبپاشی دملوی صالح محمد ۲۔ اسپیکر صاحب ساڑھے نو گھنٹے رہے ہیں تو وہ بھی ٹھیک ہے۔
(قطع کلامیاں، شور)

مسٹر اسپیکر۔ تو پھر کیا فیصلہ ہوا؟

وزیر اعلیٰ۔ دس بجے ٹھیک ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اب اسمبلی کی کارروائی کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایوان کی کارروائی گیارہ بجکر گیارہ منٹ پر مورخہ ۱۰ جون ۱۹۷۵ء ۱۰ بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گئی)